آج وہی ہاتھ ان کے سروں پر شفقت اور محبت کی ڈھال کی مانند تھا، وہ بیوی جسے بیٹا نہ ہونے کے جرم میں گھر سے نکال دیا جاتا تھا اور وہ بیٹے کے حصول کے لئے غیروں کے دروازے پر دستک دیتی پھرتی تھی وہ عورت جب اسلام کے مضبوط قلعہ میں داخل ہوئی تو اُسے مقدس چار دیواری اور چادر کے انمول تحفہ سے نوازا گیا۔

سورۂ احزاب میں ارشادِ ربانی ہے:

تم لوگوں کے لئے رسول ﷺ کی ذات میں ایک عمدہ نمونہ ہے۔''

اسی طرح ارشادِ ربانی ہے:

بلاشبہ آپ ﷺ اخلاق کے سب سے بلند مقام پر فائز ہیں۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

عورتوں کے بارے میں بھلائی اور بہتری کا سبق سیکھو۔

عورت جب نکاح کے بعد اپنے شوہر کے گھر میں داخل ہوتی ہے تو محض ایک جذباتی تعلق ہی نہیں بلکہ ایک اعلیٰ مقدس اخلاقی رشتہ قائم ہوجاتا ہے۔

سورۃ البقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

عورتیں تمہارے لباس ہیں اور تم عورتوں کے لئے لباس ہو۔

جس طرح لباس سے انسانی جسم کی پردہ پوشی اور حفاظت ہوتی ہے اسی طرح ایک عورت مرد کی بیوی بن کر اس کے جوہر عصمت کی حفاظت کرتی ہے، اسی طرح مرد کو بھی چاہئے کہ عورت کا پردہ پوش بن کر اس کی عصمت وعفت کا محافظ بن جائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

تم مردوں میں سے بہترین وہ مرد ہے جو اپنے اہل وعیال کے حق میں بہتر ہے اور میں خود اپنے اہل وعیال کے حق میں بہتر ہوں۔

رسول اکرم ﷺ خود بھی اپنے اہل وعیال سے حسن سلوک سے پیش آتے اور ان کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرتے۔

آپ ﷺ کی ازواج مطہرت کپڑے سینے کے لئے سوئی پیش کرتیں تو آپ ﷺ ان کو سوئی پروکر دیا کرتے تھے اگر وہ سبزی پکاتیں تو آپ ﷺ سبزی کاٹ دیا کرتے تھے، آپ ﷺ اپنی تمام ازواجِ مطہرات کے ساتھ برابری کا سلوک کرتے اور ان کے حقوق کا بھی مکمل خیال

کرتے۔

عورت کی مثال ایک نازک آبگینہ جیسی ہے، جو ذرا سی ٹھیس لگنے پر چور چور ہو جاتا ہے، اسی لئے نبی کریم ﷺ نے عورت کی اس نزاکت کا احساس کرتے ہوئے فرمایا کہ

عورت پسلی کی مانند ہے۔

ہادیٔ برحق نے اس صنفِ نازک کی حمایت کے لئے جو اسلام سے قبل بڑی مظلوم تھی، ایسی ہدایات و تعلیمات دیں اور ایسا معاشرہ تشکیل دیا کہ آج بھی کوئی انسان حقوقِ نسواں کے سلسلے میں نہ دے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے تین لڑکیوں یا تین بہنوں کی سرپرستی کی اور انہیں تعلیم و تربیت دی اور ان کے ساتھ رحم کا سلوک کیا، یہاں تک کہ اللہ انہیں بے نیاز کردے تو ایسے شخص کے لئے اللہ نے جنت واجب کردی ہے۔

اسلام نے عورت کو معاشرہ میں وہ بنیادی مقام دیا ہے جو جسم میں ریڑھ کی ہڈی کو حاصل ہے، بالخصوص ماؤں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

لفظ ماں کتنا خوبصورت ہے یہ زمین پر خدا کی رحمت ہے
اس نے پیدا کیا ہے نبیوں کو اس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے

سورہ نساء میں ارشاد ہے:

والدین اور رشتے دار جو ترکہ چھوڑ دیں اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی اور عورتوں کو انکا حق مہر ادا کردو۔

اسلام سے قبل عورتوں کو میراث، وصیت، مہر سب سے محروم رکھا جاتا تھا قانونی ملکیت سے قطعی محروم تھیں۔ حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو وراثت کی تعلیمات سے آگاہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی عورتوں کو جائیدادوں میں حصہ دیں اور ان کا یہ مالی حق ان سے نہ چھینا جائے۔

اسلام نے نکاح میں بھی ایسی شرائط رکھی ہیں جن کی تکمیل لڑکی کی رضامندی کے بغیر نہیں ہوتی۔ اسلام نے لڑکی کو اپنی رائے کے آزادانہ اظہار کا حق دیا ہے اور اسے یہ اختیار بخشتا ہے کہ اگر رشتہ اس کے ہم پلہ نہیں تو اسے مسترد کرسکتی ہے۔

ہر معاملہ میں خواہ دینی ہو یا علمی، معاشرتی ہو یا ثقافتی، سیاسی ہو یا گھریلو ہر معاملے

میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے اور اُن کے حقوق و فرائض کا احترام کرتے ہوئے ان کو معزز سمجھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

عورت ہی زندگی کے چمن کی بہار ہے — آغوش اس کی درس گاہ اعتبار ہے
بیٹی کی شکل میں ہو، یا ماں کے روپ میں — تہذیب کائنات کی یہ ذمہ دار ہے

ماں کے حقوق

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

شمائلہ اعوان

ایم اے اسلامک اسٹڈیز، سال دوم

آپ سب جانتے ہیں کہ خواتین بحیثیت ماں، بیوی، بیٹی، بہن اور دیگر دوسرے درجوں پر فائز ہے اور عورت کا درجہ ہر مقام پر الگ ہے کچھ حقوق و فرائض ہیں۔ ماں وہ ذات ہے جو اپنی اولاد سے سب سے زیادہ محبت کرتی ہے، اس سے زیادہ کوئی اولاد کا محافظ نہیں ہوتا کسی شاعر نے کہا ہے کہ۔

کیا پہلے دن تھے کہ تیری گود میں پلتا تھا میں؟ — ماما کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں چلتا تھا میں

ماں وہ عظیم ہستی ہے جس کی فضیلت و مرتبہ کے بارے میں خود قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے سورہ نساء کی پہلی آیت میں فرمایا۔

> ''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا (یعنی اوّل) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیئے''

صحیح بخاری میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے رب نے تم پر ماؤں کی نافرمانی حرام کردی ہے''۔

یادرہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ماں کی نافرمانی کو حرام کیا، لیکن آج دنیا میں اکثریت اپنی ماؤں کی نافرمانی کر رہی ہیں اور ماں کی بات ماننا تو دور اپنی بات منوانے کے لئے زبان درازی کرتی ہے، بلکہ بعض اوقات ماں باپ کی ناراضگی کا سبب بن جاتے ہیں۔

ایک بار حضرت محمد ﷺ کے پاس قریب المرگ شخص کو لایا گیا جو انتہائی کرب کی حالت میں تھا، اور موت نہیں آرہی تھی، آپ ﷺ نے فوراً اس کی ماں کو بلوایا اور پوچھا:

> ''کیا تم اپنے بیٹے سے ناراض ہو؟ اس نے کہا! ہاں،، فرمایا: ''اس کو معاف کردو تاکہ اسے موت آنے میں آسانی ہو سکے'' عورت نے کہا: ''اس کی نافرمانی کی وجہ سے میں اس کو معاف نہیں کروں گی'' آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''جاؤ جاکر لکڑیاں لاؤ اور اس شخص کو لکڑیوں میں جلادو'' یہ سن کر عورت تڑپ اٹھی تو حضور ﷺ نے فرمایا: 'اگر تم اسے معاف نہیں کروگی تو اللہ بھی اسے یونہی دوزخ کی آگ میں جلائے گا''

یہ سن کر عورت نے بیٹے کو معاف کیا اور اس کی موت آسان ہوئی۔

اولاد کو چاہئے کہ وہ حتی الامکان اپنے والدین کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے والدین کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، والدین کا ظرف اولاد کے لئے بہت بلند ہے۔ مگر جب ان کا دل اس قدر دکھایا جائے۔ کہ وہ ناراض ہو جائیں اور بددعا دے دیں تو آخرت میں اولاد کی نجات نہیں ہوگی۔ ایسی اولادیں اپنی دنیا و آخرت دونوں تباہ کرلیتی ہیں۔

جب بھی اٹھتے تھے تیرے دستِ دعا میرے لئے — چلنے لگتی تھی نسیم جاں فزا میرے لئے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے بلاشبہ اللہ جل شانہ جنت میں نیک بندہ کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں، وہ عرض کرتا ہے، یارب! یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا ہے، اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوتا ہے:

''تیری اولاد نے جو تیرے لئے مغفرت کی دعا کی یہ اس کی وجہ سے ہے''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت اور ان کے حقوق صرف زندگی تک محدود

نہیں رہتے بلکہ ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور ان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ سے ان پر رحم وکرم کی دعا کرنا بھی حقوق والدین اور اولاد کے فرائض میں شامل ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے حق میں یوں دعا سکھائی ہے۔ ربنا اغفرلی ولوالدی، اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو بخش دے۔

اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ نے ماں باپ کے لئے استغفار اور مغفرت کی دعا کرنے کے لئے کہا تاکہ آپ کے ماں باپ کی مغفرت ہو سکے، جو ماں آپ کے لئے پوری زندگی دعا گو رہتی ہے۔ آپ اس کی زندگی اور اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعا کریں، لیکن آج کل تو زندگی میں ہی کوئی ماں باپ کو یاد نہیں کرتا تو ماں کے مرنے کے بعد کون یاد کرے گا۔ ماں کی دعائیں تک لینے کی فرصت نہیں ہوتی۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ:

> ''حضور اقدس ﷺ نے (ایک مرتبہ فرمایا) وہ بدنصیب ہے، وہ بدنصیب ہے وہ بدنصیب ہے۔ عرض کیا گیا، کون یا رسول اللہ؟ فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کے وقت میں پایا پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔''

ماں باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک جنت میں داخل ہونے کا بہترین ذریعہ ہے اور ماں باپ کی نافرمانی دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہے۔

جس شخص نے ماں باپ کو بوڑھا پایا لیکن ان کی خدمت نہ کی ان کی دعائیں نہ لیں۔ بلکہ ان کا دل دکھاتا رہا اور جوش جوانی میں ان کی طرف سے غفلت برتتا رہا، جس کی وجہ سے دوزخ کا مستحق ہو گیا، ایسے شخص کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے تین بار بددعا دی اور فرمایا کہ یہ شخص دنیا و آخرت میں ذلیل وخوار ہوا۔

اللھم لا تجعلنا منھم!

یا اللہ! آپ ہماری حفاظت فرمائیں۔

جس کے ماں باپ زندہ ہیں ان کی زندگی کی قدر کرے اور ان کو راضی رکھے اور جنت کمائے کیونکہ ماں باپ کا حق ہے اور ماں باپ میں بھی زیادہ احترام اور محبت کی سب سے زیادہ